روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 27 ستمبر 2001ء، 9 رجب 1422 ہجری - 27 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 220

تم بھائی بھائی بن گئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 104)

اللہ وحدت کو پسند کرتا ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ واحد ہے اور وحدت کو پسند کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اللہ وتر)

جماعت کے ساتھ رہو

حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ جماعت کے ساتھ رہو، سنو اور اطاعت کرو۔ اور خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد کرو کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا اس نے اسلام کا جُوا گردن سے اتار دیا سوائے اس کے کہ وہ لوٹ آئے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 130)

عالمی امن کی تعلیم

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔

آج کے دن تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام اور اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن، تمہارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے۔

(بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ ایام منیٰ)

اتفاق و اتحاد سے رہو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔ اسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اتفاق و اتحاد سے رہو۔ اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو۔ اور اسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی حجت بازی، کثرت سوال اور مال ضائع کرنا اور اس کا بے جا خرچ کرنا۔

(مسلم کتاب الاقضیۃ باب النھی عن کثرۃ المسائل)

باہمی احترام

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے ایک بوڑھا آیا۔ لوگوں نے اس کے لئے جگہ پیدا کرنے میں کچھ تاخیر کی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کی عزت نہیں کرتا۔ اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی رحمۃ الصبیان)

باہمی اصلاح کا طریق

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے آئینہ ہے۔ اگر کوئی اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے تو اس سے وہ عیب دور کر دے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلۃ باب شفقۃ المسلم علی المسلم حدیث نمبر 1852)

آپس میں اختلاف نہ کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہا کرو اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو (اگر ایسا کرو گے) تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرتے رہو اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ الانفال آیت نمبر 47)

امن کے ساتھ رہو

خیر اندیشی احباب رہے مد نظر
عیب چینی نہ کرو مفسدو نمام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانی حکام نہ ہو

(کلام محمود)

خدا کی توحید اختیار کرو' آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں

جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خداتعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو' ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو۔ اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو' تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ (-) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے' وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 336)

غرباء کے ساتھ مل کر کھانا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کسی مسکین و غریب کو شامل کئے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ بلب المومن یاکل فی معی واحد)

ان کے سامنے جب دستر خوان بچھتا اور اتفاق سے کوئی معزز آدمی قریب سے گزرتا تو ان کے گھر والے اسے کھانے میں شامل کر لیتے لیکن حضرت ابن عمرؓ اسے نہ بلاتے لیکن اگر کوئی مسکین سامنے سے گزرتا تو اس کو ضرور کھانے میں شامل کرتے اور فرماتے یہ لوگ اس کو بلاتے ہیں جس کو کھانے کی خواہش نہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں جس کو کھانے کی خواہش ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد4 ص149 تذکرہ حضرت ابن عمرؓ)

ایک بار آپ کو مچھلی کھانے کی خواہش ہوئی بڑے اہتمام سے لذیذ مچھلی تیار کر کے آپ کو پیش کی گئی ایک فقیر کے مانگنے کی آواز آئی تو فرمایا "اس کو دے دو" غرباء کو اس قدر کھانا کھلاتے تھے کہ نافع کہتے ہیں کہ آپ اکیلے تو رات کا کھانا بھی نہیں کھا سکتے بلکہ کوئی نہ کوئی ضرور موجود ہوتا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد4 ص158 تذکرہ حضرت ابن عمرؓ)

بے مثال تعاون باہمی

مشکل وقت میں اشعری قبیلہ کے تعاون کے انداز کو آنحضرتؐ نے بہت پسند فرمایا اور ان کے ساتھ محبت کا اظہار فرمایا اور ان کی مثال دی کہ اشعری قبیلہ کے لوگ جب جنگ کے وقت ان کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے یا ان کے بچوں کے لئے کھانا کم پڑ جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس موجود ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن میں انہیں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں فرمایا:-

"فھم منی وانا منھم" وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل الاشعریین)

صلح میں پہل کرنا

قرآن کریم نے نصیحت فرمائی ہے کہ الصلح خیر کہ صلح کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی اپنے بھائی سے جلد صلح کرنے اور ناراضگی دور کر کے اسے معاف کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ صحابہ کرام نے اس پہلو سے بھی اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔

حضرت ابو داؤدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضور ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو بکرؓ پریشانی کے عالم میں اپنے کپڑوں کو پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حضور ﷺ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ آپؐ نے ابو بکر کو دیکھتے ہی فرمایا کہ تمہارے بھائی ابو بکر کا کسی سے جھگڑا ہو گیا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی میرے درمیان اور عمر بن خطابؓ کے درمیان کچھ تلخی ہوئی۔ میں ندامت کے ساتھ جلدی جلدی ان کے پاس گیا اور معذرت کی مگر انہوں نے معاف کرنے سے انکار دیا۔ تو میں آپؐ کے پاس چلا آیا ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابو بکر اللہ تجھے بخشے اور تیری مغفرت فرمائے۔

ابھی ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ادھر حضرت عمرؓ اپنے فعل پر نادم ہونے اور حضرت ابو بکرؓ سے معذرت کرنے اور ان سے معافی مانگنے ان کے گھر پہنچے مگر انہیں ان کے گھر میں نہ پایا۔ چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کی طرح وہ بھی سیدھا حضور ﷺ کے پاس پہنچے اور حضرت ابو بکرؓ سے معافی مانگی۔

جب حضرت عمرؓ آنحضورؐ کے پاس آئے اور آپؐ نے انہیں دیکھا تو آپؐ کے چہرے پر ناراضگی کے کچھ آثار نمایاں ہوئے (یہ دیکھتے ہی حضرت ابو بکرؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں آپؐ عمرؓ سے ناراض نہ ہوں) چنانچہ آپ ڈر گئے اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا اللہ کی قسم یا رسولؐ اللہ غلطی مجھ سے سرزد ہوئی تھی۔ آپ نے دو مرتبہ یہ بات کہی۔

آنحضور ﷺ نے بڑے جلال سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا۔ تو تم لوگوں نے میرا انکار کر دیا۔ مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی۔ اور مجھ سے ہمدردی کی اپنی جان سے بھی اور اپنے مال سے بھی۔ پس کیا تم میرے ساتھی کو نہیں چھوڑتے۔"

(بخاری کتاب الفضائل باب فضل ابی بکر)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

میں نے اس مضمون کی سطر سطر پر دعا کی ہے

(حضرت مسیح موعود)

اسلامی اصول کی فلاسفی سے چند انمول موتی

مرتبہ: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

✡ تمام صحیح حدیثیں قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں- اور وہ کامل کتاب ہے جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے-

✡ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں-

✡ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے-

✡ عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے-

✡ قرآن شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بناوے اور انسان سے با اخلاق انسان بناوے اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بناوے-

✡ ایک ایسا انسان جو عقل و تدبیر سے کام نہیں لیتا وہ ان شیر خوار بچوں کی طرح ہے جن کے دل و دماغ پر ہنوز قوت عقلیہ کا سایہ نہیں پڑا یا ان دیوانوں کی طرح جو ہر عقل اور دانش کو کھو بیٹھتے ہیں-

✡ قرآن شریف میں ہر ایک خلق کے لئے محل اور موقع کی شرط لگا دی ہے اور ایسے خلق کو منظور نہیں رکھا جو بے محل صادر ہو-

✡ صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے- پس اگر دل میں صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ایک ریاکاری کی حرکت ہو جاتی ہے-

✡ اور فضولیوں سے اپنے تئیں بچاؤ جو بیاہوں شادیوں میں اور طرح طرح کی عیاشی کی جگہوں میں اور لڑکا پیدا ہونے کی رسوم میں ہوتی ہیں- جو اسراف سے مال خرچ کیا جاتا ہے اس سے اپنے تئیں بچاؤ-

✡ جس خدا کو حکیموں نے شناخت نہ کیا قرآن نے اس سچے خدا کا پتہ بتایا

✡ کوئی روح فطرت کے رو سے خدا تعالیٰ کا انکار نہیں کر سکتی-

✡ خدا تعالیٰ نے تمام اخلاق کو افراط اور فریط سے بچایا ہے-

✡ ایک خلق کو اس حالت میں خلق کے نام سے موسوم کیا ہے کہ جب اپنی واقعی اور واجب حد سے کم و بیش نہ ہو-

✡ نیکی اور حق اور حکمت سب وسط میں ہے اور وسط موقعہ بینی میں-

✡ (دین) کی تعلیم تمام میانہ روی کی تعلیم ہے-

✡ انسان کو سچی طہارت اور پاکیزگی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک آسمانی مدد اس کے شامل حال نہ ہو-

✡ دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو بغیر پابندی ان قواعد کے مل سکے جو قدرت نے ابتدا سے اس کے لئے مقرر کر رکھے ہیں قانون قدرت بلا رہا ہے کہ ہر چیز کے حصول کے لئے ایک صراط مستقیم ہے اور اس کا حصول اسی پر قدرتاً موقوف ہے-

✡ روحانی امور کے لئے صراط مستقیم تلاش کریں-

✡ اس حی و قیوم کو محض اپنی ہی تدبیروں سے ہرگز نہیں پا سکتے بلکہ اس راہ میں صراط مستقیم صرف یہ ہے کہ پہلے ہم اپنی زندگی معہ اپنی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے پھر خدا کے وصال کے لئے دعا میں لگے رہیں- تا خدا کو خدا ہی کے ذریعہ سے پاویں-

✡ سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے-

✡ یہ دروازہ نہایت تنگ ہے اور یہ راہ نہایت دشوار گزار ہے- کس قدر مشکل ہے- آہ! صد آہ!!

✡ سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا-

✡ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں- ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں-

✡ ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا- وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی-

✡ نیک بندوں کو خدا کا دیدار اسی جہان میں ہو جاتا ہے اور وہ اسی جگ میں اپنے اس پیارے کا درشن پا لیتے ہیں جس کے لئے وہ سب کچھ کھوتے ہیں-

✡ بہشتی زندگی کی بنیاد اسی جہان سے پڑتی ہے اور جہنمی نابینائی کی جڑ بھی اسی جہان کی گندی اور کورانہ زیست ہے-

✡ جو رشتہ نہروں کا باغ کے ساتھ ہے وہی رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہے- پس جیسا کہ کوئی باغ بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا- ایسا ہی کوئی ایمان بغیر نیک کاموں کے زندہ ایمان نہیں کہلا سکتا-

✡ اگر ایمان ہو اور اعمال نہ ہوں تو وہ ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں-

✡ بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظل ہے-

✡ (دین) کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے-

✡ (دین) سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سر نو زندہ ہوتے ہیں-

✡ چاہنے والے بہت ہیں مگر پانے والے کم- اس کا کیا سبب ہے- یہی ہے کہ یہ مرتبہ سچی سرگرمی، سچی جاں فشانی پر موقوف ہے- باتیں قیامت تک کیا کرو- کیا ہو سکتا ہے-

✡ اگر عملی سرگرمی نہیں تو لاف زنی ہیچ ہے-

✡ ہم منن الرحمٰن میں ثابت کر چکے ہیں کہ عربی کے الفاظ وہ الفاظ ہیں جو خدا کے منہ سے نکلے ہیں- اور دنیا میں فقط یہی ایک زبان ہے جو خدائے قدوس کی زبان اور قدیم اور تمام علوم کا سرچشمہ اور تمام زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی کا پہلا اور آخری تخت گاہ ہے-

✡ کیا ہر روز ہمیں تجربہ نہیں سمجھاتا کہ روح کی صحت کے لئے جسم کی صحت ضروری ہے- جب ایک شخص ہم میں سے پیر فرتوت ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی اس کی روح بھی بڈھی ہو جاتی ہے- اس کا تمام علمی سرمایہ بڑھاپے کا چور چرا کر لے جاتا ہے-

✡ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے بندہ پر کوئی مصیبت نہیں ڈالتا- بلکہ وہ انسان کے اپنے ہی برے کام اس کے آگے رکھ دیتا ہے-

✡ جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان' اور اندھا ہے نہ سوجاکھا- اور ناپاک ہے- نہ طیب-

✡ اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے-

✡ وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ (دین) ہے اور (دین) انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے- اور خدا نے انسان کو (دین) پر پیدا کیا اور (دین) کے لئے پیدا کیا ہے-

✡ انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا-

✡ انسان کا اعلیٰ کمال خدا تعالیٰ کا وصال ہے لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے-

✡ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے- یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے-

✡ جاننا چاہئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے- جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں-

✡ کامل شریعت پر قائم ہونے والا الحق اللہ

اور حق العباد کو کمال کے نقطہ تک پہنچا دیتا ہے- خدا میں وہ محو ہو جاتا ہے اور مخلوق کا سچا خادم بن جاتا ہے-

✡ عملی شریعت کا پھل آئندہ زندگی میں حیات جاودانی ہے جو خدا کے دیدار کی غذا سے ہمیشہ قائم رہے گی-

✡ خدا کے کامل بندے دنیا کو آرام دینے کے لئے آتے ہیں-

✡ سو دیکھو کہ یہ کس قدر پر حکمت کلام ہے جو قرآن شریف میں پایا جاتا ہے یہ اس کے منہ سے نکلا ہے جو ایک امی اور بیابان کا رہنے والا تھا-

✡ وحی اللہ یعنی الہام الٰہی آسمانی پانی ہے اور عقل زمینی پانی ہے اور یہ پانی ہمیشہ آسمانی پانی سے جو الہام ہے تربیت پاتا ہے-

✡ جب ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے اور کوئی الہام یافتہ زمین پر پیدا نہیں ہوتا تو عقلمندوں کی عقلیں نہایت گندی اور خراب ہو جاتی ہیں جیسے زمینی پانی خشک ہو جاتا ہے- سڑ جاتا ہے-

✡ جب تم دیکھو کہ مذاہب کی جستجو میں ہر ایک شخص کھڑا ہو گیا ہے اور زمینی پانی کو کچھ ابال آیا ہے تو اٹھو اور خبردار ہو جاؤ اور یقیناً سمجھو کہ آسمان سے زور کا مینہ برسا ہے اور کسی دل پر الہامی بارش ہو گئی ہے-

✡ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات ہے اور دائمی خوش حالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا-

✡ یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں- اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں- میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا- مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو-

✡ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے- انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو بخش نہیں سکتیں-

✡ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں- عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں-

✡ بابرکت علم وہی ہوتا ہے جو عمل کے مرتبہ میں اپنی چمک دکھاوے اور منحوس علم وہ ہے جو صرف علم کی حد تک رہے کبھی عمل تک نوبت نہ پہنچے-

✡ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا- اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا-

✡ خدا بھی جب دیکھتا ہے کہ اس کے راست باز باطل پرستوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہیں اور فساد پھیلتا ہے تو راست بازوں کی جان کے بچاؤ اور فساد کے فرو کرنے کے لئے مناسب تدبیر ظہور میں لاتا ہے- خواہ آسمان سے خواہ زمین سے- اس لئے کہ وہ جیسا کہ رحیم ہے ویسا ہی حکیم بھی ہے-

کائنات میں توازن کا مربوط اور خوبصورت نظام

محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب

ایک جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے انسان کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے "ہم نے آسمان کو اونچا کیا اور توازن قائم کیا- خبردار اس توازن کو بگاڑنا نہیں"-

قرآن کریم میں جہاں کہیں انسان کو کوئی تنبیہ کی گئی ہے وہاں دراصل اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان میں اس کام کو کرنے یا بگاڑنے کی استعداد موجود ہے چنانچہ یہاں بھی تنبیہ میں یہ بات پوشیدہ ہے کہ انسان اس زمین اور اس کے ماحول میں موجود توازن کو بگاڑ کر اپنے لئے مشکلات پیدا کر سکتا ہے-

موجودہ سائنسی ترقی کے دور میں یہ انسانی استعداد بہت نمایاں ہو کر سامنے آرہی ہے اور سمجھ دار افراد کے لئے لمحہ فکریہ ہے- قدرت میں توازن کا ایک ایسا مربوط اور خوبصورت نظام قائم ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے- مثلاً کرہ ارض پر تمام حیات کی توانائی کا سرچشمہ سورج ہے- سورج کی توانائی جب زمین پر پڑتی ہے تو پودوں میں ضیائی تالیف کے ذریعہ خوراک پیدا ہوتی ہے اور پھر جب جانور ان پودوں کو غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں تو یہ توانائی جانوروں میں منتقل ہو جاتی ہے- اور بعض جانور جو پودے تو نہیں کھاتے مگر گوشت خور ہیں وہ ان جانوروں کا گوشت کھا کر توانائی حاصل کرتے ہیں جنہوں نے پودوں سے براہ راست توانائی حاصل کی ہوتی ہے- اس طرح سورج سے پودوں کے توسط سے یہ توانائی جانوروں تک براہ راست یا بالواسطہ منتقل ہو جاتی ہے- سورج سے توانائی حاصل کر کے اسے غذا میں بدلنے کی وجہ سے پودوں کو Producers کہتے ہیں اور جانوروں کو Consumers- اور اس تمام طریق کار کو Food Web کہا جاتا ہے- یعنی پودے، پھر پودوں کو کھانے والے جانور اور پھر ان کو کھانے والے جانور علیٰ ھذا القیاس- ایک دوسرے سے اس طرح مربوط ہیں کہ اگر ایک حصہ کا توازن بگڑ جائے تو اس کا اثر بہت دور تک جا پڑتا ہے- مثلاً گھاس کھانے والی ٹڈیاں گھاس کھاتی ہیں اور یہ ٹڈیاں مینڈک وغیرہ کی خوراک ہیں اور مینڈکوں کو الو جیسے پرندے یا سانپ وغیرہ کھاتے ہیں- اب اگر کسی جگہ سے گھاس ختم کر دی جائے تو غذا نہ ہونے کی وجہ سے ٹڈیاں ختم ہو جائیں گی- چنانچہ مینڈک وغیرہ بھی وہاں سے غائب ہو جائیں گے اور ان کی بدولت جو سانپ اور الو وہاں رہتے تھے وہ بھی نقل مکانی کر جائیں گے- چنانچہ صرف گھاس ختم کر دینے سے اس سے مربوط بہت سی دوسری حیات پر بھی منفی یا مثبت اثر ہوتا ہے-

موجودہ دور میں انسانی آبادی میں وسعت اور نہ ختم ہونے والی انسانی خواہشات کو پورا کرنے کے شوق نے کرہ ارض پر ایک مشکل پیدا کر دی ہے- بہت سے علاقوں سے جنگل صاف کرا لیے گئے- اور وہاں موجود حیات کو ختم کر دیا گیا- اسی طرح نت نئے کارخانوں اور فیکٹریوں کے قیام سے ایسی اشیاء پیدا ہونی شروع ہو گئیں جن کو ختم کرنا مشکل سے مشکل ہوتا جا رہا ہے- مثلاً پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے روزمرہ کے کاموں میں نہایت مفید ہے- لیکن اس کا ایک مسئلہ ہے- کہ یہ قدرتی طور پر ضائع نہیں ہو سکتا- قدرت میں زمین پر موجود اشیا کو توڑ پھوڑ کر دوبارہ قابل استعمال بنانے کا ایک نظام ہے- کرہ ارض کے چپے چپے پر لاکھوں کروڑوں جراثیم موجود ہیں- اگر آپ مٹی کی ایک مٹھی اٹھالیں تو اس ایک بظاہر بے جان مٹی پر مشتمل مٹھی میں کروڑوں جراثیم موجود ہیں جو دن رات مختلف چیزوں پر حملہ آور ہو کر اور انہیں توڑ پھوڑ کر نہ صرف اپنی غذا حاصل کر رہے ہیں بلکہ انہیں دوبارہ کار آمد بنا رہے ہیں- اس طریق کو Biodegradation کہتے ہیں- مگر انسان کی تیار کی ہوئی چیز پلاسٹک کا ٹکڑا اسی طرح موجود رہتا ہے- ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل تو جائے گا لیکن اسی کیمیکل فارمولا کے مطابق رہے گا- کسی کار آمد چیز میں نہیں بدل سکتا اس طرح زمین پر ضائع نہ ہونے کی وجہ سے پلاسٹک کی گندگی بڑھتی جا رہی ہے اور اس کا کوئی مناسب استعمال نظر نہیں آرہا-

یہی حال ایٹمی فضلہ کا ہے- ایٹمی توانائی کا حصول انسان کی بہت بڑی کامیابی ہے- لیکن یہی کامیابی اب مصیبت کا روپ دھارتی جا رہی ہے- اس توانائی کے استعمال کے بعد ایٹمی ری ایکٹرز میں جو فضلہ رہ جاتا ہے- انتہائی تابکار ہوتا ہے اور زندگی پر نہایت خطرناک اثرات مرتب کر سکتا ہے- اسے کہاں پھینکا جائے؟ یہ سمجھ نہیں آرہا-

بہت سی گیسیں ہیں جو ان کارخانوں کی چمنیوں سے خارج ہو کر ماحول میں آلودگی کا باعث ہیں مگر ان سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جائے سانپ کے منہ میں چھچھوندر والی بات ہے-

انسان ہر سطح پر قدرت میں موجود توازن کو بگاڑ رہا ہے اور یہ اتنی خطرناک سوچ ہے کہ اگر اسی پر ابھی سے کوئی غور نہ کیا گیا تو نہایت خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں- بہت سے پودے اور جانور اب اس کرہ ارض سے کبھی نہ آ[illegible] رخصت ہو چکے ہیں اور اگر اس سلسلہ کو بند نہ کیا گیا تو کہیں وہ حال نہ ہو جیسا ایک ٹیلیویژن پروگرام میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ

"کرہ ارض پر اس وقت سینکڑوں انواع خطرے میں ہیں- کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی وقت صرف ایک نوع ہی کو خطرہ درپیش ہو"-

یعنی انسان- اور انسان ہے کہ نت نئے شوق پورا کرنے کیلئے ان انواع کو وجود سے عدم کی طرف دھکیلتا جا رہا ہے- جو شائد اس کیلئے اور کرہ ارض کی دیگر مخلوقات کے لئے مفید ہو سکتی ہیں- مثلاً ادویات کی روزانہ نت نئی اقسام دریافت ہوتی

باقی صفحہ 5 پر

جلسہ سالانہ جرمنی کی حسین یادیں

صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ

اکیسویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ 24، 25، 26 اگست من ہائیم جرمنی میں خاکسار کو شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

یہ جلسہ سالانہ اپنی گزشتہ رونقوں سے کہیں بڑھ کر حسین اور دلکش تھا۔ خاکسار جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی غرض سے 17 اگست کو رخت سفر باندھ کر دوبئی پہنچا۔ ایک دن قیام کے بعد 18 اگست 2001ء کو فرینکفرٹ کے بین الاقوامی ہوائی اڈہ پر اترا۔ حضور انور سے ملنے کی تڑپ دل میں سائے درود شریف کا ورد کرتے اپنے مستقر پر پہنچا۔

حضور انور نے 19 اگست 2001ء کو 5:30 بجے بیت السبوح جرمنی میں قدم رنجہ فرمایا اور تمام استقبال کے لئے آنے والے دوستوں سے ہاتھ ملا کر نہایت محبت اور شفقت کا اظہار فرمایا۔

حضور انور کی طرف سے السلام علیکم کی حسین اور دلکش آواز نے وقت کو روک دیا اور فضا سلامتی سے بھر گئی۔ باوجود انتہائی مصروفیت کے حضور انور نے 20 اگست 2001ء کو خاکسار کو انفرادی ملاقات کا وقت عنایت فرمایا۔

حضور انور کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا کرنے کا موقع ملا۔

جلسہ سالانہ سے پہلے بیت السبوح جسے خدا تعالیٰ کا ایک انعام کہنا چاہئے میں بڑی چہل پہل رہی۔ یہ سنٹر حال ہی میں جماعت جرمنی نے بہت بڑی مالی قربانی کر کے خریدا تھا۔ اسی عمارت کے سب سے اوپر والے حصے میں حضور انور قیام پذیر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے کام نرالے ہوتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کو انٹرنیشنل جلسہ کرنے کی توفیق ملنی تھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا سنٹر پہلے عطا کر دیا۔ جو پھر بھی چھوٹا ہو گیا۔ مثل ویگ پرانا سنٹر تو کسی طرح بھی اس جلسہ کے لئے کافی نہیں تھا۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کا قیام من ہائیم مئی مارکیٹ میں رہا جہاں پر جماعت جرمن کو چھٹا جلسہ کرنے کی توفیق مل رہی تھی جب کہ جرمنی کا یہ 26واں جلسہ سالانہ تھا۔

یہ مارکیٹ بہت بڑے رقبے پر مشتمل ہے جس میں بڑے بڑے ہال ہیں بڑی بڑی مارکیز لگا کر بقیہ ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

اس بار حضور انور نے خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ جلسہ کی حاضری 50 ہزار ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالتے ہوئے پیارے آقا کی خواہش کو پورا کر دیا اور 48 ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔

اس جلسہ کی برکت سے وہ کلاس فیلوز بھی ملے جو جامعہ پاس کرنے کے بعد اپنے وطن واپس چلے گئے تھے۔ مکرم عبدالباسط صاحب انڈونیشین امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا سرفہرست تھے۔ اسی طرح مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی جرمنی مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن مکرم قریشی داؤد احمد صاحب مکرم اخلاق احمد انجم صاحب۔

مکرم محمد الیاس منیر صاحب نے تو بہت ہی شفقت کا سلوک فرمایا اور ہر طرح سے خاکسار کا خیال رکھا۔

بادشاہوں سے ملاقات

جلسہ میں امسال 3 بادشاہ شامل ہوئے۔ دو بینن سے تھے جو کہ گزشتہ سال بھی آئے تھے امسال اپنی ملکاؤں (Queens) کے ساتھ آئے تھے اور ایک نئے تھے جو ٹوگو لینڈ سے آئے تھے۔ پہلے دن کے پہلے اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب بینن نے خاکسار کا تعارف ان بادشاہوں سے کرایا سب گلے ملے اور حال احوال پوچھتے رہے۔

جلسہ کے ایام میں ڈیوٹی

خدا کے فضل سے خاکسار کی ڈیوٹی فرانسیسی مترجم کے طور پر محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر صاحب جرمنی نے لگائی تھی۔

فرانسیسی ترجمہ تو لندن سے براہ راست ریلے کیا جا رہا تھا ایک موقعہ پر ٹیکنیکل خرابی کی وجہ سے خاکسار کو مکرم نواب منصور خان صاحب کی نصف تقریر کا ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا۔

باقی پروگراموں میں فرانسیسی بولنے والے نو مبائعین کے ساتھ رابطہ رہا۔

جلسہ کی رپورٹ جرمنی

ٹی وی پر

پہلے دن کی کارروائی جرمنی کے ٹی وی چینل پر تفصیل سے دکھائی گئی۔ اس کا علم اگلے دن یعنی دوسرے دن ہوا جب کہ ایک افریقن مہمان دوست اپنی جرمن بیوی کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے تعارف کے بعد معلوم ہوا کہ فرانسیسی بولتے ہیں اور ٹوگو لینڈ سے آئے ہوئے بادشاہ سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے انہیں فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور کہا کہ آپ انتظار کریں ابھی آتے ہی ہیں جب بادشاہ آکر سٹیج پر بیٹھ گئے تو خاکسار نے ٹوگو لینڈ کے بادشاہ کو مطلع کیا۔ انہوں نے ملنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مہمان دوست سٹیج پر پہنچ کر حسب روایت ان کے پاؤں پڑ گئے پھر دوسرے بادشاہ کے پھر تیسرے بادشاہ کے۔ بعد ازاں انہوں نے اپنے کارڈز تقسیم کئے جس پر معلوم ہوا کہ یہ دوست بھی ٹوگو لینڈ کے ایک حصہ کے بادشاہ تھے انہوں نے وہاں سے جرمنی آکر اسائلم لے لیا ہے۔

ٹوگو سے آئے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ جب میں ٹوگو سے چلا تو ارادہ کیا تھا کہ میں ان سے ملوں گا اللہ تعالیٰ نے یہ سبب خود ہی پیدا کر دیا۔

ملاقات کے بعد میں نے مہمان دوست سے کہا تم بھی بیعت کر لو تمہارے بڑے تو جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔

ایک بادشاہ کو دعوت الی اللہ

اس مہمان دوست (سابق بادشاہ سلامت) نے مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں راجہ منیر احمد صاحب مقیم جرمنی جو ٹرانسپورٹ کے انچارج تھے کے ساتھ 8 بجے شام ان کے گھر پہنچ گیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک دعوت الی اللہ کی بیعت فارم پڑھ کر سنایا انہوں نے بتایا کہ ان کی والدہ مسلمان تھیں ان کا نام فاطمہ تھا۔ جب سکول میں داخل ہوئے تو عیسائیوں نے میرا نام بھی بدل دیا اور مذہب بھی۔ بہر حال انہوں نے بیت السبوح آنے کا وعدہ کیا اور بیعت کرنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا۔

عالمی بیعت میں شمولیت

اللہ کی دی ہوئی توفیق سے خاکسار کو بھی عالمی بیعت میں شامل ہونے اور حضور انور کے قریب بیٹھنے کا موقع ملا۔ میرا نمبر 20-B تھا۔ 8 کروڑ سے زائد نفوس جماعت احمدیہ کا حصہ ایک سال میں بنے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور پہلوں کو بھی اثبات قدم عطا فرمائے۔ سجدہ شکر بجا لایا گیا۔ اجتماعی دعا میں شامل ہوئے اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں قبول فرمائے آمین ثم آمین۔

جلسہ سالانہ کی حسین اور دلکش یادیں دل میں لئے 31 اگست کو واپس ربوہ پہنچ گیا۔

بقیہ صفحہ 4

رہتی ہیں جو انہی انواع کی مرہون منت ہیں۔

ان میں ایک شوق شکار کا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب انسان زراعت سے آشنا نہیں تھا۔ جنگل میں رہتا تھا اور شکار یا پھل وغیرہ اکٹھا کر کے اپنا پیٹ پالتا تھا۔ اسے Hunter-Gatherer معاشرہ کہا جاتا تھا۔ پھر زراعت سے واقف ہوا تو پیٹ بھرنے کیلئے شکار کی زیادہ ضرورت نہ رہی۔ شکار کا بہت بڑا حصہ شوق پورا کرنے کے لئے صرف ہونے لگا۔ پہلے تیر کمان تھا۔ شکار کی جان میں جان تھی۔ پھر بندوق ایجاد ہوئی اور شکار شکار ہونے لگا۔ اب یہ حال ہے کہ ہمارے شہر کے گرد میلوں تک ہر چھٹی کے روز دوست احباب بندوق ہاتھ میں اٹھائے موٹر سائیکل پر سوار فاختہ کے پیچھے روانہ ہو جاتے ہیں اور امن کا پیغامبر یہ خوبصورت پرندہ ان شکاریوں سے جان بچانے کی کوشش میں دور دور تک غائب ہو چکا ہے۔ کئی سالوں سے یہاں فاختہ مناسب تعداد میں نظر نہیں آئی۔

تیتر کے شکار کے شوقین ایک عزیز سے خاکسار نے ایک دفعہ عرض کی کہ اگر آپ لوگ اسی طرح اس پرندے کے تعاقب میں رہے تو یہ ایک دن نابود ہو جائے گا اس پر انہوں نے فرمایا کہ "کیا فرق پڑتا ہے"؟

ایک انگریزی مقولہ کے مطابق فرق یہ پڑتا ہے کہ "جب کوئی نوع دنیا سے نابود ہو جائے تو پھر اس نوع کو دوبارہ دنیا میں لانے کیلئے ایک نئے آسمان اور ایک نئی زمین کی تخلیق کی ضرورت ہے"۔

کیا ہمارے لئے یہ ممکن ہے؟

دریائے سندھ - ایک تعارف

دریائے سندھ تبت کے پہاڑوں سے نکلتا ہے اور ساڑھے تین ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے بحیرہ عرب میں گرنے سے پہلے جنوبی سندھ میں شاخ در شاخ تبدیل ہوتا ہوا ڈیلٹا بناتا ہے۔ یہ ڈیلٹا جو ضلع ٹھٹھہ اور بدین میں واقع ہے 200 کلومیٹر طویل اور 50 کلومیٹر چوڑے رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔ 1947ء میں جب پاکستان وجود میں آیا تو دریا ہر سال اس ڈیلٹا میں 200 ملین ٹن تازہ زرخیز مٹی بچھاتا تھا۔ اب یہ مٹی صرف 36 ملین ٹن سالانہ رہ گئی ہے۔ پچھلے تین برس سے دریا کا ایک قطرہ پانی بھی سمندر میں نہیں گرا۔ گزشتہ دس برس میں سمندر ٹھٹھہ کی گیارہ لاکھ ایکڑ اور بدین ضلع کی 80 ہزار ایکڑ زمین ناکارہ کر چکا ہے یا نگل چکا ہے۔ 175 دیہات اپنی بقاء کے خطرے سے دوچار ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33600 میں مبارکہ منیر زوجہ منیر احمد کریم قوم صدیقی قریشی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن حاجی فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی سات تولہ مالیتی 36 ہزار روپے 2۔ حق مہر دس ہزار روپے۔ 3۔ زیورات چاندی وزنی دو تولہ مالیتی دو ہزار روپے۔ کل جائیداد 48 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مبارکہ منیر مکان نمبر 52 گلی نمبر A-147 حاجی فیروز دین پارک باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد کریم مسل نمبر 33598 گواہ شد نمبر 2 منیر احمد کریم وصیت نمبر 27537

مسل نمبر 33601 میں بشریٰ خان زوجہ غلام مصطفیٰ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مہر فیاض کالونی مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-12-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ چھ عدد چوڑیاں وزنی چھ تولہ مالیتی بیس ہزار روپے۔ 2۔ دو چوڑیاں تین انگوٹھیاں دو چین وزنی چار تولہ مالیتی بیس ہزار روپے۔ 3۔ حق مہر دس ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ خان مکان نمبر D / 412 گلی نمبر 3 مہر فیاض کالونی بلاک نمبر 8 ہسپتال روڈ فتح گڑھ مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 ریاض احمد ولد نور احمد صاحب ہسپتال روڈ فتح گڑھ لاہور گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق شاہد وصیت نمبر 22524

مسل نمبر 33602 میں شوکت جہاں بنت محمد اسلم بھروانہ قوم بھروانہ سیال پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لال پل مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں جوڑی وزنی..... مالیتی تین ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شوکت جہاں مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم بھروانہ والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل ولد مختار احمد مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر 33603 میں شائستہ عزیز بنت عزیز احمد ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شاہین پارک نبی پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-12-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی سات ماشہ دس رتی مالیتی دو ہزار آٹھ سو دس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شائستہ عزیز شاہین پارک نبی پورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر 1 جہانگیر احمد سدھو ولد منظور احمد مرحوم گلشن پارک مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر 2 یعقوب احمد ڈوگر ولد سردار محمد ڈوگر شاہین پارک نبی پورہ لاہور۔

مسل نمبر 33604 میں زینب بیگم زوجہ مولوی فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ دایہ گیری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-2-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں دوعدد وزنی چھ ماشہ مالیتی اڑھائی ہزار روپے۔ 2۔ اور حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ صد روپے۔ کل جائیداد مالیتی تین ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت دایہ گیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زینب بیگم ساکن گرمولا ورکاں P.O خاص ضلع گوجرنوالہ۔ گواہ شد نمبر 1 کریم الدین شمس۔ گواہ شد نمبر 2 مولوی فقیر محمد وصیت نمبر 15379 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 33605 میں صادقہ طاہرہ زوجہ محمد اختر معلم وقف جدید قوم جٹ مان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی ساکن چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ حال بستی شکرانی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-6-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیور طلائی وزنی دو تولہ مالیتی بارہ ہزار روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے کل حق مہر 22 ہزار روپے۔ 3۔ شادی پر ملنے والا زیور طلائی وزنی ساڑھے تین تولہ مالیتی اکیس ہزار روپے۔ کل جائیداد مالیتی 43 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دوصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صادقہ طاہرہ بستی شکرانی ضلع بہاولپور۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اختر وصیت نمبر 29839 گواہ شد نمبر 2 شکیل احمد مربی سلسلہ اوچ شریف ضلع بہاولپور۔

مسل نمبر 33606 میں مظفر احمد شہزاد ولد یعقوب احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی جامعہ احمدیہ عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ضلع عمر کوٹ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-5-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد شہزاد ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر 1 اسفند یار منیب مربی سلسلہ وصیت نمبر 27882 جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد نمبر 2 رضوان احمد افضل ولد محمد ارشد ناصر مربی سلسلہ عقب ہسپتال ربوہ۔

مسل نمبر 33607 میں سیدہ شمسہ نیر بنت سید منیر احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/4 دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سیدہ شمسہ نیر 6/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 کلیم احمد طاہر وصیت نمبر 26138 گواہ شد نمبر 2 سید طاہر محمود ماجد مربی سلسلہ وصیت نمبر 22896

اپنے گھر کا تمام کوڑا کرکٹ ڈسٹ بن میں پھینکئے

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترم منیر احمد قریشی صاحب 46-H ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر فرماتے ہیں میری بہن زینب قدسیہ قریشی اہلیہ مرزا محمد رفیع صاحب کنری سندھ 14 ستمبر 2001ء صبح گیارہ بجے وفات پا گئیں- میری بہن حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانہ جن کے مکان پر پہلی بیعت ہوئی تھی ان کے بیٹے حضرت پیر افتخار احمد صاحب کی پہلی نواسی اور قریشی امیر احمد صاحب برادر زادہ حضرت خلیفہ اول کی بیٹی تھیں- آپ کی عمر 83 سال تھی آپ شروع سے ہی صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں- اور قادیان میں نصرت جہاں سکول کی بانیوں میں سے تھیں اور وہاں سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی جماعت کے بچوں کو پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا- آپ کو درس تدریس اور مطالعہ کا بڑا شوق تھا- زندگی کے آخری حصہ میں اپنے ایک داماد صباح الدین کی اچانک وفات پر بے حد صدمہ محسوس کیا- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے- اور آپ کے درجات بلند فرمائے- آمین

گلشن احمد نرسری

گلشن احمد نرسری میں سبزیوں کے بیج، موسمی پھولوں کی پنیریاں، سدا بہار پودے اور نرسری کے تمام آلات مثلاً رمبا، کسّی، کھرپہ، درانتی وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں- (نگران گلشن احمد نرسری ربوہ)

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/ طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

بخار۔ زکام۔ بدن ٹوٹنے کی بہترین دوا
بخار۔ زکام GHP-351/GP
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
کیپسول روح شباب
طاقت کی بے مثال دوا تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور کمزور اعصاب میں برقی رو دوڑ جاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تقریب تقسیم اسناد شعبہ کمپیوٹر

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی

مجلس خدام الاحمدیہ شعبہ صنعت وتجارت کے تحت کمپیوٹر سیکشن جس کا نام "غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر" رکھا گیا ہے اس کی تقریب اسناد مورخہ 3 اکتوبر 2001ء بروز بدھ بوقت پانچ بجے شام دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کی بالائی منزل کے ہال میں منعقد ہوگی جس میں کمپیوٹر بیسک کے بیچ نمبر 6 تا بیچ نمبر 13 کے کامیاب طلباء کو اسناد تقسیم کی جائیں گی- متعلقہ طلباء کمپیوٹر سیکشن خدام الاحمدیہ مقامی سے رابطہ کر لیں- نیز وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رکھیں-

ناظم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

ماہر امراض معدہ جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ماہر امراض معدہ جگر مورخہ 30-9-2001 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں اور ریفر کروا لیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

محترم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب اسلام آباد کی اہلیہ محترمہ کی گردن کی شریان میں خون منجمد ہونے کی وجہ سے مورخہ 11-9-2001 کو C.M.H میں راولپنڈی میں بفضلہٖ کامیاب میجر آپریشن ہوا- احباب سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

جاوا (JAVA) کی کلاسز
نیشنل کالج ربوہ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی Java کی کلاسز کامیابی سے جاری ہیں- مورخہ 29 ستمبر بروز ہفتہ سے نئی کلاس کا آغاز کیا جا رہا ہے داخلہ کے خواہشمند طلباء وطالبات فوری رابطہ کریں-
نیشنل کالج ربوہ
23 شکور پارک ربوہ فون 212034

JEWELLERY THAT STANDS OUT.
Stylish, Innovative. Unique.

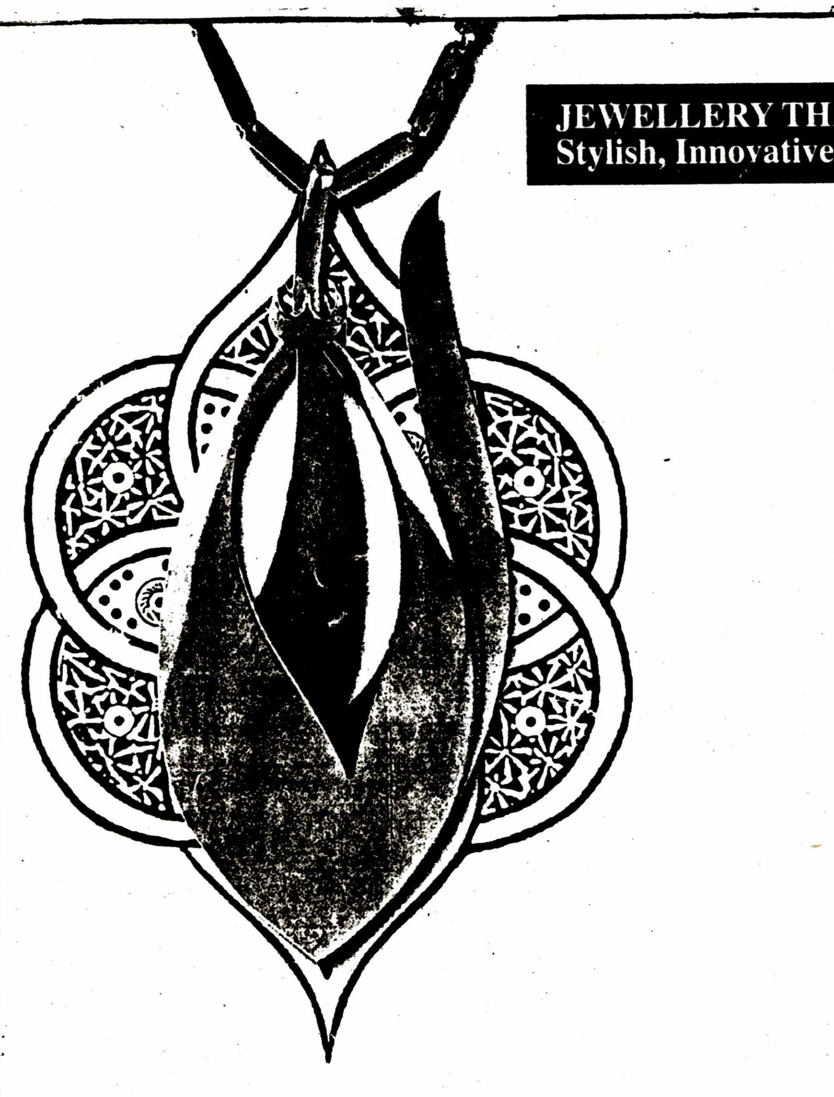

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700. Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے بہبودئ انسانیت کی تحریک

یہ وقت مذہبی بحثوں کا نہیں انسانیت کو انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے

شرف انسانی قائم کئے بغیر عالمی انصاف یا امن کی کوئی حقیقت نہیں

حکومتوں کے سربراہوں، دانشوروں اور اہل قلم کو خطوط کے ذریعے اس طرف متوجہ کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء سے منتخب اقتباسات

●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●●

"اس وقت دنیا کو سب سے زیادہ انسانی قدروں کو حال کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدریں ہر پہلو سے پامال ہو رہی ہیں۔ ہر قسم کے جرائم بڑھ رہے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسانی ضمیر کچلا جارہا ہے اور اکثر جگہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ضمیر دم توڑ چکا ہے کوئی حیاء، کسی قسم کی غیرت کوئی انسانیت کی رمق بھی بعض جگہ دکھائی نہیں دیتی"۔

پھر فرمایا:۔

"پس اس وقت مذہبی بحثوں کا وقت نہیں وہ بھی جہاں مناسب ماحول ہو وہاں چلیں گی لیکن انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔ انسانی قدروں کے لئے ایک عالمی سطح کا جہاد جاری کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اس پہلو سے میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انفرادی طور پر یا من حیث الجماعت جماعت کی طرف سے یہ کوششیں کامیاب نہیں ہو سکتیں جب تک دوسروں کو بھی اس معاملے میں عقل دیکر اور دعوت دیکر ساتھ شریک نہ کریں۔ ہمیں اس پیغام کو عام کرنا ہوگا۔ اور اگر مثلاً جماعت احمدیہ کی طرف سے حکومتوں کے سربراہوں کو بڑے بڑے دانشوروں کو، اخباروں میں لکھنے والوں کو، جو اہل قلم لوگ ہیں ان کو خطوط لکھے جائیں۔ ان کو سارا سال اس طرف متوجہ کیا جائے اور مختلف تجاویز ان کے سامنے رکھی جائیں تو پھر یہ ایک ایسی کوشش ہے جو ہو سکتا ہے بعض ایسے دلوں میں بھی تبدیلی پیدا کرے جو دل بااختیار ہیں جن کے پیچھے ایک قوم ہے۔ ان ہاتھوں میں بھی یہ جنبش پیدا کریں جن ہاتھوں میں عنان حکومت تھمائی جاتی ہے۔ جو ان دماغوں میں ایک تبدیلی پیدا کر دیں جن کی فکر قوم کی فکر بن جایا کرتی ہے۔

پس ہر پہلو سے اہل دانش، اہل قلم، اہل دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانی ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شامل ہو جائیں اگر بچے اپنی زبان میں ایک بات لکھ سکتے ہیں تو کیوں نہ لکھیں، بعض دفعہ بچوں کی زبان زیادہ دل پر اثر کرتی ہے اور واقعۃً بڑا گہرا اثر کرتی ہے"۔

مزید فرمایا:۔

"تو بچے بھی لکھیں جس حد تک توفیق ہے، ملکوں کے سربراہوں کو لکھیں، دانشوروں کو لکھیں، مولویوں کو لکھیں، پنڈتوں کو لکھیں، پادریوں کو لکھیں کہ خدا کا خوف کرو۔ مذہب کا رہے گا کیا اگر اخلاق دنیا سے اٹھ گئے اگر انسانیت ہی قائم نہ رہی تو کیا خدا حیوانوں سے رشتے قائم کرے گا۔ ان حیوانوں میں کیوں نہ خدا نے نبی بھیج دیئے جن سے بدتر تم ہوتے چلے جارہے ہو۔ اس لئے انسان کو انسانیت کے آداب سکھاؤ"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں "تحریک بہبود انسانیت" کے نام پر تمام دنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں اس میں صرف مذاہب کے نمائندے نہیں آئیں گے۔ دہریئے بھی آئیں گے۔ ہر قسم کے لوگ آئیں گے۔ ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ کہ انسانیت کیا ہے؟

انسانیت کا شرف دنیا میں دوبارہ قائم کئے بغیر، انسانی قدروں کو حال کئے بغیر ہم جو عالمی انصاف کی یا عالمی امن کی باتیں کرتے ہیں وہ صرف منہ کی باتیں ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہوتی۔ پس اس سلسلے میں بڑے دلچسپ پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔ بڑے اچھے اچھے جلسے کئے جاسکتے ہیں اور ان جلسوں میں پسماندہ قوموں کے حقوق پر بھی بحث ہو سکتی ہے...... پہلے میں سمجھتا ہوں کہ انسانی قدروں کی صرف بات ہونی چاہئے"۔

پھر فرمایا:۔

"......جب انسانیت کے سانس چلنے لگیں گے جب انسانیت کا دل دھڑکنے لگے گا۔ جب انسانی جذبات میں تموج پیدا ہونے لگے گا تو وہ اندرونی دباؤ ہے جو تعصب کی دیواریں توڑ دے گا ورنہ تعصب کی دیواریں باہر سے نہیں توڑی جاسکتیں۔ ...... تعصب کی دیواروں کو جب باہر سے توڑنے کی کوشش کرو گے۔ تعصب بڑھے گا۔ پس اندر سے سوچوں کو بدلنا پڑے گا نظریات میں تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ پس جماعت احمدیہ کے جتنے فکر رکھنے والے۔ دل رکھنے والے صاحب نظر لوگ ہیں ان سب سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کریں"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج دنیا غیر انسانی ہوتے ہوئے بھی انسانیت کیلئے ترس رہی ہے اسکی یہ گہری فطرت کی آواز ہے کہ ہمیں اسکی ضرورت ہے۔ پس جب احمدی یہ آواز بلند کرے گا تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ یہ آواز تو دل سے اٹھے گی اور دل میں ضرور جا بیٹھے گی اور پھر وہاں نشو ونما پائے گی پھر پھوٹے گی اور ہر طرف اپنے دائیں بائیں دوسرے غیر انسانی لوگوں کو انسان بنانے کے لئے کوشاں ہو جائے گی"۔

خطبہ کے آخر پر فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ انسانی اقدار کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ ساری کوششیں انتہائی ضروری ہیں اور احمدیوں کو جب تفصیل سے علم ہوگا کہ میرے ذہن میں امن عالم کے قیام کے لئے کیا کیا تجاویز ہیں، انسانی قدروں کو حال کرنے کے لئے کیا معین باتیں میرے ذہن میں ہیں۔ اللہ نے چاہا تو پھر وہ پہلے سے زیادہ مسلح ہو کر اس جہاد میں حصہ لے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے"۔ آمین

(الفضل 4 جنوری 1993ء)